

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

صرف یہ ان ہی نیک اندر ت صحیح انقلاب کہہ سکتا ہے

ترجمان القرآن کے پچھلے نمبروں میں انقلاب کی ضرورت پر مقالات پر قدم کئے جا چکے آج صحت میں بتا لیتے کہ دنیا کے اندر انقلابات جو تھے ہے میں اور آج بھی آئرلینڈ، مصر اور ہندوستان وغیرہ اپنی اپنی جگہ پر انقلاب کے نعرے بلند کر رہے ہیں لیکن قرآن مقدس میں انقلاب کا حامی اور اس کے صفحہات جس انقلاب کی دعوت دے رہے ہیں صرف یہی صحیح انقلاب ہے اسی سے حق خدا و حق العباد کی حفاظت ہو سکتی ہے اسی میں قائم ہو سکتا ہے اور حقیقت انسانیت کے شایان شان بھی صرف قرآنی انقلاب ہے۔

قرآنی انقلاب تنگ خالی اور محدود دائرہ یعنی قوم و ملک و رنگ و زبان وغیرہ کی قابل تفریق مخصوص و تفریق سے بہت بلند اور پاک ہے۔ وہ سب ایک رنگ میں نچلے یہاں تک کہ خیال میں بھی کج نگرمت پیدا کر دیتا قرآنی انقلاب باغی اور ذمہ دار اور روحانی انقلاب ہے وہ بے اعتباری بلکہ لینائی خود نری اور نظام و باطن طور پر ایک دوسرے کے حقوق کی ملکہ کی کھینچی کر تلے اس لئے وہی عالمگیر بھی ہو سکتا ہے اور پابند اور قابل قبول بھی۔ قرآنی جو انقلاب پیدا کرتا ہے اس کے اندر حقیقی اطمینان حقیقی امن اور حقیقی نظم نہیں ہے اس لئے قرآنی انقلاب کے اندر صرف دنیا اور دنیا کی مستی ہی نہیں نہیں ہے بلکہ ایک دائمی زندگی دہائی کی مستی بھی ہے اور پرتیلا جن دو ایک ملکوں کا انقلاب کے سلسلہ میں نام لیا گیا ان کی حمایت و عرض پر نگاہ کرنے کی ضرورت ہے اور یہ معلوم کرنے کی حاجت ہے کہ انسانوں کے جذبات اور انکی طلب کفہ سطحی اور مسمومی ہے اور قرآن جن جذبات کے تحت انقلاب کی طلب ہے اگر تا ہے وہ کس درجہ ارفع و اعلیٰ ہے گویا ایک طرف زمین کی سچی ہے تو دوسری طرف آسمان کی بلند ہے۔

ملکوں اور سلطنتوں کے ذکر کے بعد اشخاص کی شخصیتوں کو بھی بے نقاب کیا جا سکتا ہے اور ہر سے بڑے اہلکار اور کامیاب کامیاب و شاہوں اور ڈکٹیٹروں کی زندگی کا ایک ایک رقبہ بھی اٹھا جا سکتا ہے اور معلوم کیا جا سکتا ہے کہ آخر انسانی نگہ دو اور جہ و جہر کا مال کا رکھتا ہے اور کہ ریت پر عایشانِ قلعة

تعمیر کرنے کا آگے چل کر کیا انجام ہوتا ہے۔

مکن ہے کہ کوئی شخص اس سلسلے میں گاندھی جی کا نام لے اور اپنی فریب خوردگی کا اظہار یوں کرے کہ اس شہور شخص کی لڑائی تو کم سے ضرور روحانی ہے لیکن اس کو معلوم نہیں کہ یہاں ایک اور دوسری بڑی غلطی کا رفل ہے یعنی آئرلینڈ مصر وغیرہ تو وطن پرستی کا صاف صاف اظہار ہے اس پر جو کچھ کہتے ہیں اس بے معنی لفظ کو مننے کا جاہل پنہا کر مگر دنیا گاندھی ازم کو روحانی چیز سمجھ کر روحانی لڑائی صوف آسمانی دستور العمل کو سامنے رکھ کر لڑی جا سکتی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ گاندھی جی کسی مذہبی کتاب کے مطابق پروگرام نہیں پیش کر رہے ہیں۔ اور یہی سبب ہے کہ وہ قدم نبردگی کا شکار ہوتے ہیں اور اس کا اعتراف بھی کرتے ہیں۔

کہا جا سکتا ہے کہ دنیا کے اندر بعض ایسی تحریکات اور ایسے ادارے بھی ہیں جو قومیت و وطنیت کے محدود دائرے سے باہر ہیں اور جن کا ادعاء اظہار عالمگیریت لئے ہوئے ہے لیکن ان اندر بھی وہی خود ساختہ تجاویز اور انسانی غور و فکر کا نتیجہ حاصل نہیں ہوا ہے اور یہاں بار بار کہہ چاہوں کہ اس کی بے مضامنتی سے کسی کو اتکار کی مجال نہیں ہے۔ انسانی فانی انسان کے دل کی یہ پیداوار بھی خدا سے ذوالجلال کی مرضی کے سامنے مردود ہے کیونکہ اس کی مرضی تو آئی ہی۔ آسمانی کتابوں کے اندر ہے اور اس کی انبیاء و رسل کے پیڑی ہیں۔

قرآنی انقلاب کو جس طرح خود قرآن پیش فرماتا ہے اس میں اور جو اسلام و مسلمانوں کے نام پر موجودہ جملہ چھوٹی بڑی تحریکات فتنہ شرکات میں پھیلی ہوئی ہیں ان میں امتیاز فرق کی ضرورت کا بیان بھی ضروری ہے اس سے میری مراد یہ ہے کہ خود مسلمان بھی آج جس کو خاص اسلامی تحریکات اور اسلامی حدود و جہد کے نام سے فوج کے ہے میں دراصل وہاں تو اسلامی ہی نہیں بلکہ اگر اسلامی ہیں بھی تو اسلام کی کسی ایک عضو کا مصداق اور یہ معلوم ہے کہ جس طرح انسان کے کسی ایک عضو کا نام انسان نہیں ہوتا اسی طرح اسلام بھی صرف آزادی روزہ نماز حج زکوٰۃ اور اقتصادی عدالت وغیرہ کا نام نہیں ہے کیونکہ یہ تو اسلام کے ایک ایک جزو ہیں نہ کہ کامل اسلام۔

موجودہ اسلامی جدوجہد میں ایک تو بڑی کمی ہی ہے کہ وہ در دکا کامل علاج نہیں دے کر بڑی محبت سے ہے کہ خود کا رکن حضرات بھی اسی کو مکمل سے سمجھ کر مطمئن کرتے اور مطمئن ہو جاتے ہیں اس موقع پر انتہائی حسرت کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج کہیں سے بھی قرآنی انقلاب کے ذریعے اس اسلام کے لئے جدوجہد جاری نہیں جو خلفاء راشدین کا اسلام تھا اور جس کو محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیش فرمایا تھا۔

اسلامی ملکوں کے قائد اعظم اور حکمرانوں کے کارنامے اور اس کے نتائج سامنے ہیں یا اور اگر اس کو زیادہ نزدیک سے کوئی دیکھنا چاہے تو اسلامیان ہند کے زندہ قاعدوں میں سچے اکثر شیخ محمد اقبال اور مولانا ابوالکلام آزاد کو دیکھ سکتا اور قرآنی تعلیمات سے ان کا مقابلہ کر کے ان کے اور ان کے کام کے متعلق ماند زہ لگا سکتا اور صحیح رائے قائم کر سکتا ہے۔

ڈاکٹر اقبال اگر کچھ ہیں تو قول کے اندر ہیں وہ بھی صاف صاف قرآن اور قرآنی انقلاب کے نغمہ سرفانی نہیں کرتے، تیسری راؤنڈ میبل کا نفرین کی کارروائی سے مطمئن ہو جاتے ہیں الغرض ان کے یہاں بھی سب کچھ ہے اور کچھ بھی نہیں کیونکہ صرف قرآن ہی والا ان محبول عیالیاں سے باہر ہوتا دوسرے کو یہی یا ہر کر سکتا ہے دوسری پارہ مجبور ہو تلے اور مجبور ہو کر کیا رہنا ہی کر سکتا ہے مولانا ابوالکلام آزاد۔ دوسرے شخص ہیں جن کی تحریر و تقریر سے بھی ایک طبقہ تھوڑا ہوا ہے وقت تھا کہ مولانا نے مذکورہ اپنی آخری چیز زبان القرآن کے اندر کم سے کم اس چیز کو پیش کر دئے جو جس کی صورت ہی کو نہیں بلکہ دنیا کو ضرور ہے اور وہ قرآنی انقلاب ہے اور اس کے ذریعے حکومت الہی کا قیام قوانین الہی کا نفاذ کعبیت الہی کا رواج اور محبت الہی کی نفاذ کے خواہش رکھتے مگر وہ کبھی یاد سے زیادہ سو راج کے دلدادہ ہیں جس کا مطلب اس کے سوا کچھ بھی نہیں کہ چند مسلمان اور چند ہندو تو ان بنائے گئے اور اس کو ہندوستان کی تین لاکھ خدائی مخلوق پر نفاذ کریں گے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ جس میں تبادلت رہے از کجا است تا کجا۔

یقیناً مجھے شخصیتوں کا ذکر نہیں کرنا تھا لیکن ہا دل ناخولتہ کرنا پڑا مجھے تو دور ان ہستیوں کے کاموں کا تجزیہ کر کے تباہ دینا تھا جو اسلام اور مسلمانوں کے نام پر کئے جا رہے ہیں

اور جس پر مسلمان خوش عقیدگی یا غفلت کے عالم میں تھیہ کئے جیتے ہیں مجھے یہ اس لئے کرنا تھا تا کہ مسلمان ان کو اور ان کی مساعی کو اپنے دھکا در مان بھنے سے باز آجائیں اور ہادی اور اس تریاق کی طرف ہر طرف سے منہ پھیر کر ہاتھ بڑھالیں جو حقیقی قطعی اور یقینی ہے اور اس کے کہنے کی ضرورت نہیں کہ وہ اس آسمان کے نیچے اور اس زمین کے اوپر صرف قرآن ہے قبا سے حدیث بعدہ یونوں۔ قرآن اور صرف قرآن مسلمانوں کی کھوئی ہوئی شے سے تعلیمات قرآن اور صرف تعلیمات قرآن مسلمانوں کا بھولا ہوا سبق ہے۔ عمل بالقرآن اور صرف عمل بالقرآن مسلمانوں کا بھولا ہوا سبق اور دینی ٹونیا اور دنیا کا

عمل بالقرآن مسلمانوں کا بھولا ہوا سبق

گم کی جوی مستلح ہے۔

قرآن ہادی بھی ہے ہدایت بھی۔ راہ بھی ہے زا اور راہ بھی منزل بھی ہے مقصود بھی علم بھی معلوم بھی نور بھی اور منور کرنے والا بھی۔ زندگی بھی ہے اور زندگی بخشنے والا بھی اور دنیا کے لئے بھی ہے اور دین کے لئے بھی۔

قرآن بے نیاز خدا کا کلام ہے اس لئے وہ اپنے والہنگام کو سب بے نیاز کر دیتا ہے اور اس کا ہو کر جو کوئی اوس کی روشنی میں آگے بڑھنا چاہتا ہے وہی نفلح یافتہ ہے۔ پس آج اگر وقت آگیا ہے تو دنیا کے لئے اور خصوصاً مسلمانوں کے لئے قرآن کے ذریعہ سے قرآنی انقلاب کی ضرورت ہے اور اگر ابھی وقت نہیں آیا ہے تو جب کبھی وقت آئے گا قرآن ہی اختیار کرنا ہوگا۔

”ابو مسلم“